جشن میلاد النبی کا حکم

الحمد لہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین، و بعد:

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے سب صحابہ کرام پر درود و سلام کے بعد:

کتاب و سنت میں اللہ تعالی کی شریعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور دین اسلام میں بدعات ایجاد کرنے سے باز رہنے کے بارہ جو کچھ وارد ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی و اتباع کرو، اللہ تعالی تم سے محبت کرنے لگے گا، اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا} آل عمران (31).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

{جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اتباع اور پیروی کرو، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع و پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو}الاعراف (3).

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

{اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اسی کی پیروی کرو، اور اسی پر چلو، اس کے علاوہ دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کردیں گے} الانعام (153).

اور حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ سب سے سچی بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر ہدایت و راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہے، اور سب سے برے امور اس دين ميں بدعات كى ايجاد ہے"

اور ايك دوسرى حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى ہمارے اس دين ميں كوئى ايسا كام ايجاد كيا جو اس ميں سے نہيں تو وہ كام مردود ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (2697) صحيح مسلم حديث نمبر (1718)

اور مسلم شريف ميں روايت ميں ہے كہ:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے"

لوگوں نے جو بدعات آج ايجاد كرلى ہيں ان ميں ربيع الاول كے مہينہ ميں ميلاد النبى كا جشن بھى ہے (جسے جشن آمد رسول بھى كہا جانے لگا ہے) اور يہ جشن كئى اقسام و انواع ميں منايا جاتا ہے:

كچھ لوگ تو اسے صرف اجتماع تك محدود ركھتے ہيں (يعنى وہ اس دن جمع ہو كر) نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى پيدائش كا قصہ پڑھتے ہيں، يا پھر اس ميں اسى مناسبت سے تقارير ہوتى اور قصيدے پڑھے جاتے ہيں.

اور كچھ لوگ ايسے بھى ہيں جو كھانے تيار كرتے اور مٹھائى وغيرہ تقسيم كرتے ہيں.

اور ان ميں سے كچھ لوگ ايسے بھى ہيں جو يہ جشن مساجد ميں مناتے ہيں، اور كچھ ايسے بھى ہيں جو اپنے گھروں ميں مناتے ہيں.

اور كچھ ايسے بھى ہيں جو اس جشن كو مذكورہ بالا اشياء تك ہى محدود نہيں ركھتے، بلكہ وہ اس اجتماع كو حرام كاموں پر مشتمل كر ديتے ہيں جس ميں مرد و زن كا اختلاط، اور رقص و سرور اور موسيقى كى محفليں سجائى جاتى ہيں، اور شركيہ اعمال بھى كيے جاتے ہيں، مثلا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے استغاثہ اور مدد طلب كرنا، اور انہيں پكارنا، اور دشمنوں پر نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے مدد مانگنا، وغيرہ اعمال شامل ہوتے ہيں.

جشن ميلاد النبى كى جتنى بھى انواع و اقسام ہيں، اور اسے منانے والوں كے مقاصدہ چاہيں جتنے بھى مختلف ہوں، بلاشك و شبہ يہ سب كچھ حرام اور بدعت اور دين اسلام ميں ايك نئى ايجاد ہے، جو فاطمى شيعوں نے دين اسلام اور مسلمانوں كے فساد كے ليے پہلے تينوں افضل دور گزر جانے كے بعد ايجاد كى.

اسے سب سے پہلے منانے والا اور ظاہر كرنے والا شخص اربل كا بادشاہ ملك مظفر ابو سعيد كوكپورى تھا، جس نے سب سے پہلے جشن ميلاد النبى چھٹى صدى كے آخر اور ساتويں صدى كے اوائل ميں منائى، جيسا كہ مورخوں مثلا

ابن خلكان وغيره نے ذكر كيا ہے.

اور ابو شامہ كا كہنا ہے كہ:

موصل ميں اس جشن كو منانے والا سب سے پہلا شخص شيخ عمر بن محمد ملا ہے جو كہ مشہور صلحاء ميں سے تھا، اور صاحب اربل وغيرہ نے بھی اسی كی اقتدا كی.

حافظ ابن كثير رحمہ اللہ تعالى " البداية والهاية" ميں ابو سعيد كوكپوری كے حالات زندگی ميں كہتے ہيں:

(اور يہ شخص ربيع الاول ميں ميلاد شريف منايا كرتا تھا، اور اس كا جشن بہت پرجوش طريقہ سے مناتا تھا،...

انہوں نے يہاں تك كہا كہ: بسط كا كہنا ہے كہ:

ملك مظفر كے كسی ايك جشن ميلاد النبی كے دسترخوان ميں حاضر ہونے والے ايك شخص نے بيان كيا كہ اس دستر خوان (يعنی جشن ميلاد النبی كے كھانے) ميں پانچ ہزار بھنے ہوئے بكرے، اور دس ہزار مرغياں، اور ايك لاكھ پياليان، اور حلوى كے تيس تھال پكتے تھے..

اور پھر يہاں تك كہا كہ:

اور صوفياء كے ليے ظہر سے فجر تك محفل سماع كا انتظام كرتا اور اس ميں خود بھی ان كے ساتھ رقص كرتا اور ناچتا تھا.

ديكھيں: البداية والنهاية (13 / 137).

اور " وفيات الاعيان " ميں ابن خلكان كہتے ہيں:

اور جب صفر كا شروع ہوتا تو وہ ان قبوں كو بيش قيمت اشياء سے مزين كرتے، اور ہر قبہ ميں مختلف قسم كے گروپ بيٹھ جاتے، ايك گروپ گانے والوں كا، اور ايك گروپ كھيل تماشہ كرنے والوں كا، ان قبوں ميں سے كوئی بھی قبہ خالی نہ رہنے ديتے، بلكہ اس ميں انہوں نے گروپ ترتيب دیے ہوتےتھے.

اور اس دوران لوگوں كے كام كاج بند ہوتے، اور صرف ان قبوں اور خيموں ميں جا كر گھومتے پھرنے كے علاوہ كوئی اور كام نہ كرتے...

اس كے بعد وہ يہاں تك كہتے ہيں:

اور جب جشن میلاد میں ایك یا دو روز باقی رہتے تو اونٹ، گائے، اور بکریاں وغیرہ کی بہت زیادہ تعداد باہر نکالتے جن کا وصف بیان سے باہر ہے، اور جتنے ڈھول، اور گانے بجانے، اور کھیل تماشے کے آلات اس کے پاس تھے وہ سب ان کے ساتھ لا کر انہیں میدان میں لے آتے...

اس کے بعد یہ کہتے ہیں:

اور جب میلاد کی رات ہوتی تو قلعہ میں نماز مغرب کے بعد محفل سماع منعقد کرتا.

دیکھیں: وفیات الاعیان لابن خلکان (3 / 274).

جشن میلاد النبی کی ابتداء اور بدعت کا ایجاد اس طرح ہوا، یہ بہت دیر بعد پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ لہو لعب اور کھیل تماشہ اور مال و دولت اور قیمتی اوقات کا ضیاع مل کر ایسی بدعت سامنے آئی جس کی اللہ تعالی نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی.

اور مسلمان شخص کو تو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کرے اور جتنی بھی بدعات ہیں انہیں ختم کرے، اور کسی بھی کام کو اس وقت تك سرانجام نہ دے جب تك اسے اس کے متعلق اللہ تعالی کا حکم معلوم نہ ہو.

جشن میلاد النبی صلی الله علیه وسلم کا حکم:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی ایك وجوہات کی بنا پر ممنوع اور مردود ہے:

اول:

کیونکہ یہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے ہے، اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کی سنت ہے.

اور جو اس طرح کا کام ہو یعنی نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو اور نہ ہی خلفاء راشدہ کی سنت تو وہ بدعت اور ممنوع ہے.

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر عمل پیرا رہو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی و ضلالت ہے"

اسے احمد (4 / 126) اور ترمذی نے حدیث نمبر (2676) میں روایت کیا ہے.

میلاد کا جشن منانا بدعت اور دین میں نیا کام ہے جو فاطمی شیعہ حضرات نے مسلمانوں کے دین کو خراب کرنے اور اس میں فساد مچانے کے لیے پہلے تین افضل ادوار گزر جانے کے بعد ایجاد کیا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لیے ایسا کام کرے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود کیا اور نہ ہی اس کے کرنے کا حکم دیا ہو، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین نے کیا ہو، تو اس کے کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تہمت لگتی ہے کہ (نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو لوگوں کے لیے بیان نہیں کیا، اور ایسا فعل کرنے سے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کی تکذیب بھی لازم آتی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

{آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے} المائدة (3).

کیونکہ وہ اس زیادہ کام کو دین میں شامل سمجھتا ہےاور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہم تك نہیں پہنچایا.

دوم:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے میں نصاری (عیسائیوں) کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ وہ بھی عیسی علیہ السلام کی میلاد کا جشن مناتے ہیں، اور عیسائیوں سے مشابہت کرنا بہت شدید حرام ہے.

حدیث شریف میں بھی کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا اور ان کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" جس نے بھی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

مسند احمد (2 / 50) سنن ابو داود (4 / 314).

اور ایك روایت میں ہے:

" مشرکوں کی مخالفت کرو"

صحیح مسلم شریف حدیث (1 / 222) حدیث نمبر (259).

اور خاص کر ان کے دینی شعائر اور علامات میں تو مخالف ضرور ہونی چاہیے.

سوم:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت تو ہے ہی، اور یہ دونوں کام حرام بھی ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اسی طرح یہ غلو اور ان کی تعظیم میں مبالغہ کا وسیلہ بھی ہے، حتی کہ یہ راہ اللہ تعالی کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور مدد طلب کرنے اور مانگنے کی طرف بھی لے جاتا ہے، اور شرکیہ قصیدے اور اشعار وغیرہ بنانے کا باعث بھی ہے، جس طرح قصیدہ بردہ وغیرہ بنائے گئے.

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کی مدح اور تعریف کرنے میں غلو کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" میری تعریف میں اس طرح غلو اور مبالغہ نہ کرو جس طرح نصاری نے عیسی بن مریم علیہ السلام کی تعریف میں غلو سے کام لیا، میں تو صرف اللہ تعالی کا بندہ ہوں، لھذا تم (مجھے) اللہ تعالی کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو"

صحیح بخاری (4 / 142) حدیث نمبر (3445)، دیکھیں فتح الباری (6 / 551).

یعنی تم میری مدح اور تعریف و تعظیم میں اس طرح غلو اور مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے عیسی علیہ السلام کی مدح اور تعظیم میں مبالغہ اور غلو سے کام لیا، حتی کہ انہوں نے اللہ تعالی کے علاوہ ان کی عبادت کرنا شروع کردی، حالانکہ اللہ تعالی نے انہیں ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

{اے اہل کتاب تم اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو، اور نہ ہی اللہ تعالی پر حق کے علاوہ کوئی اور بات کرو، مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام تو صرف اور صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں، جسے اس نے مریم کی جانب ڈال دیا، اور وہ اس کی جانب سے روح ہیں} النساء (171).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خدشہ کے پیش نظر ہمیں اس غلو سے روکا اور منع کیا تھا کہ کہیں ہمیں بھی وہی کچھ نہ پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا، اسی کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" تم غلو اور مبالغہ کرنے سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی غلو اور مبالغہ کرنے کی بنا پر ہلاك ہو گئے تھے"

سنن نسائی شریف (5 / 268) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (2863) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چہارم:

جشن میلاد کی بدعت کا احیاء اور اسے منانے سے کئی دوسری بدعات منانے اور ایجاد کرنے کا دروازہ بھی کھل جائے گا، اوراس کی بنا پر سنتوں سے بے رخی اور احتراز ہو گا، اسی لیے آپ دیکھیں کہ بدعتی لوگ بدعات تو بڑی

دھوم دھام اور شوق سے مناتے ہیں، لیکن جب سنتوں کی باری آتی ہے تو اس میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے بغض اور ناراضگی کرتے ہیں، اور سنت پر عمل کرنے والوں سے بغض اور کینہ و عداوت رکھتے ہیں، حتی کہ ان بدعتی لوگوں کا سارا اور مکمل دین صرف یہی میلادیں اور جشن ہی بن گئے ہیں، اور پھر وہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ چکے ہیں اور ہر گروہ اپنے آئمہ کرام کے عرس اور میلادیں منانے کا اہتمام کرتا پھرتا ہے، مثلا شیخ بدوی کا عرس اور میلاد، اور ابن عربی کا میلاد، اور دسوقی اور شا ذلی کا میلاد، (ہمارے یہاں بر صغیر پاك و ہند میں تو روزانہ کسی نہ کسی شخصیت کا عرس ہوتا رہتا ہے کہیں علی ھجویری گنج بخش اور کہیں اجمیر شریف اور کہیں حق باہو اور کہیں پاکپتن، الغرض روزانہ ہی عرس ہو رہے ہیں) اور اسی طرح وہ ایك میلاد اور عرس سے فارغ ہوتے ہیں تو دوسرے میلاد میں مشغول ہو جاتے ہیں.

اور ان اور اس کے علاوہ دوسرے فوت شدگان کے ساتھ اس غلو کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر انہیں پکارنا شروع کر دیا گیا اور ان سے مرادیں پوری کروائی جانے لگی ہیں، اور ان کے متعلق ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور نظریہ بن چکا ہے کہ یہ فوت شدگان نفع و نقصان کے مالك ہیں، اور نفع دیتے اور نقصان پہنچاتے ہیں، حتی کہ یہ لوگ اللہ تعالی کےدین سے نکل کر اہل جاہلیت کے دین کی طرف جا نکلے ہیں، جن کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اور وہ اللہ تعالی کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نفع دے سکتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (مردے اور بت) اللہ تعالی کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں} یونس (18).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

{اور جن لوگوں نے اللہ تعالی کے علاوہ دوسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے، اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اللہ تعالی کے قرب تك ہماری رسائی کرا دیں} الزمر (3).

جشن میلاد منانے والوں کے شبہ کا مناقشہ:

اس بدعت کو منانے کو جائز سمجھنے والوں کا ایك شبہ ہے جو مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہے، ذیل میں اس شبہ کا ازالہ کیا جاتا ہے:

1 ـ ان بدعتیوں کا دعوی ہے کہ: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لیے منایا جاتا ہے:

اس شبہ کا جواب:

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے ان کے فرماین پر عمل پیرا ہوا جائے، اور جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کیا جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے.

بدعات و خرافات پر عمل کرنا، اور معاصی و گناہ کے کام کرنے میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بھی اسی مذموم قبیل سے ہے کیونکہ یہ معصیت و نافرمانی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ تعظیم اور عزت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جیسا کہ عروۃ بن مسعود نے قریش کو کہا تھا:

(میری قوم کے لوگو! اللہ تعالی کی قسم میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں اور قیصر و کسری اور نجاشی سے بھی ملا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کسی بھی بادشاہ کے ساتھیوں کواس کی اتنی عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں، اللہ کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے ہیں، تو وہ تھوك بھی صحابہ میں سے کسی ایك کے ہاتھ پر گرتی ہے، اور وہ تھوك اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے، اور جب وہ انہیں کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو ان کے حکم پر فورا عمل کرتے ہیں، اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کرتے ہیں تو اس کے ساتھی وضوء کے پانی پر ایك دوسرے سے جھگڑتے ہیں، اور جب اس کے سامنے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز پست رکھتے ہیں، اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اسے تیز نظروں سے دیکھتے تك بھی نہیں"

صحیح بخاری شریف (3 / 178) حدیث نمبر (27 31) اور (2732)، اور فتح الباری (5 / 388).

اس تعظیم کے باوجود انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کو جشن اور عید میلاد کا دن نہیں بنایا، اگر ایسا کرنا مشروع اور جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی بھی اس کو ترك نہ کرتے.

2 ـ یہ دلیل دینا کہ بہت سے ملکوں کے لوگ یہ جشن مناتے ہیں:

اس کے جواب میں ہم صرف اتنا کہیں گے کہ: حجت اور دلیل تو وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عمومی طور پر بدعات کی ایجاد اور اس پر عمل کرنے کی نہی ثابت ہے، اور یہ جشن بھی اس میں شامل ہوتا ہے.

جب لوگوں کا عمل کتاب و سنت کی دلیل کے مخالف ہو تو وہ عمل حجت اور دلیل نہیں بن سکتا چاہے اس پر عمل کرنے والوں کی تعداد کتنی بھی زیادہ کیوں نہ ہو:

فرمان باری تعالی ہے:

{اگر آپ زمین میں اکثر لوگوں کی اطاعت کرنے لگ جائیں تو وہ آپ کو اللہ تعالی کی راہ سے گمراہ کر دیں گے}الانعام (116).

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ الحمد للہ ہر دور میں بدعت کو ختم کرنے اور اسے مٹانے اور اس کے باطل کو بیان کرنے والے لوگ موجود رہے ہیں، لہذا حق واضح ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں کا اس بدعت پر عمل کرتے رہنا کوئی حجت اور دلیل نہیں بن جاتی.

اس جشن میلاد کا انکار کرنے والوں میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں جنہوں نے اپنی معروف کتاب" اقتضاء الصراط المستقیم" میں اور امام شاطبی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب" الاعتصام" میں اور ابن الحاج نے " المدخل" میں اور شیخ تاج الدین علی بن عمر اللخمی نے تو اس کے متعلق ایك مستقل کتاب تالیف کی ہے، اور شیخ محمد بشیر السھوانی ھندی نے اپنی کتاب " صیانۃ الانسان" میں اور سید محمد رشید رضا نے بھی ایك مستقل رسالہ لکھا ہے، اور شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ نے بھی اس موضوع کے متعلق ایك مستقل رسالہ لکھا ہے، اور جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی اور ان کے علاوہ کئی ایك نے بھی اس بدعت کے بارہ میں بہت کچھ لکھا اور اس کا بطلان کیا ہے، اور آج تك اس کے متعلق لکھا جا رہا ہے، بلکہ ہر برس اس بدعت منانے کے ایام میں اخبارات اور میگزینوں اور رسالئل و مجلات میں کئی کئی صفحات لکھے جاتے ہیں.

3 ۔ جشن میلاد منانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کا احیاء ہوتا ہے.

اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تو ہر مسلمان شخص کے ساتھ تجدید ہوتی رہتی ہے اور مسلمان شخص تو اس سے ہر وقت مرتبط رہتا ہے، جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اذان میں آتا ہے یا پھر اقامت میں یا تقاریر اور خطبوں میں، اور وضوء کرنے اور نماز کی ادائیگی کے بعد جب کلمہ پڑھا جاتا ہے، اور نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہوتی ہے.

اور جب بھی مسلمان شخص کوئی صالح اور واجب و فرض یا پھر مستحب عمل کرتا ہے، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے، تو اس عمل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور عمل کرنے والے کی طرح اس کا اجر بھی ان تك پہنچتا ہے...

تو اس طرح مسلمان شخص تو ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے، اور پوری عمر میں دن اور رات کو اس سے مربوط رکھتا ہے جو اللہ تعالی نے مشروع کیا ہے، نہ کہ صرف جشن میلاد منانے کے ایام میں ہی ، اور پھر جبکہ یہ جشن میلاد یا جشن آمد رسول منانا بدعت اور ناجائز ہے تو پھر یہ چیز تو رسول کریم صلی اللہ

عليه وسلم سے ہمیں دور کرتی ہے نہ کہ نزدیك اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بدعتی جشن کی کوئی ضرورت نہیں وہ اس سے بے پرواہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ان کی تعظیم کے لیے وہ کام مشروع کیے ہیں جن میں ان کی عزت و توقیر ہوتی ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے:

{اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا} الشرح (4).

تو جب بھی اذان ہو یا اقامت یا خطبہ اس میں جب اللہ تعالی کا ذکر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر لازمی ہوتا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم اور ان کی عزت و تکریم اور توقیر کی تجدید کے لیے اور ان کی اتباع و پیروی کرنے پر ابھارنے کے لیے کافی ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کو احسان قرار نہیں دیا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو احسان اور انعام قرار دیا ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

{یقینا اللہ تعالی نے مومنوں پر احسان اور انعام کیا جب ان میں سے ہی ایك رسول ان میں مبعوث کیا}آل عمران (164).

اور ایك مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:

{اللہ وہی ہے جس نے امیوں میں ان میں سے ہی ایك رسول مبعوث کیا} الجمعة (2).

4 - اور بعض اوقات وہ یہ بھی کہتے ہیں:

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کی ایجاد تو ایك عادل اور عالم بادشاہ نے کی تھی اور اس کا مقصد اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا تھا!

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ:

بدعت قابل قبول نہیں چاہے وہ کسی سے بھی سرزد ہو، اور اس کا مقصد کتنا بھی اچھا اور بہتر ہی کیوں نہ ہو، اچھے اور بہتر مقصد سے کوئی برائی کرنا جائز نہیں ہو جاتی، اور کسی کا عالم اور عادل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ معصوم ہے.

5 ـ ان کا یہ کہنا کہ: جشن میلاد النبی بدعت حسنۃ میں شمار ہوتی ہے، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کی خبر دیتی ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

بدعت میں کوئی چیز حسن نہیں ہے بلکہ وہ سب بدعت ہی شمار ہوتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری (3 / 167) حدیث نمبر (2697) دیکھیں فتح الباری (5 / 355).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" یقینا ہر بدعت گمراہی ہے"

اسے امام احمد نے مسند احمد (4 / 126) اور امام ترمذی نے جامع ترمذی حدیث نمبر (2676) میں روایت کیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بدعتوں پر گمراہی کا حکم صادر کر دیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ساری بدعتیں گمراہی نہیں بلکہ کچھ بدعتیں حسنہ بھی ہیں.

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی شرح الاربعین میں کہتے ہیں:

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " ہر بدعت گمراہی ہے" یہ جوامع الکلم میں سے ہے، اس سے کوئی چیز خارج نہیں، اور یہ دین کے اصولوں میں سے ایك عظیم اصول ہے، اور یہ بالکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قول کی طرح اور شبیہ ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں ایسا کام ایجاد کر لیا جو اس میں سے نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اسے بخاری نے (3 / 167) حدیث نمبر (2697) میں روایت کیا ہے، دیکھیں: فتح الباری (5 / 355).

لھذا جس نے بھی کوئی ایجاد کرکے اسے دین کی جانب منسوب کر دیا، اور دین اسلام میں اس کی کوئی دلیل نہیں جس کی طرف رجوع کیا جا سکے تو وہ گمراہی اور ضلالت ہے، اور دین اس سے بری ہے دین کے ساتھ اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں، چاہیے وہ اعقادی مسائل میں ہو یا پھر اعمال میں یا ظاہری اور باطنی اقوال میں ہو) انتہی.

دیكھیں: جامع العلوم والحكم صفحہ نمبر (233).

اور ان لوگوں كے پاس بدعت حسنہ كی اور كوئی دلیل نہیں سوائے عمر رضی الله تعالی عنہ كا نماز تراویح كے متعلق قول ہی ہے، جس میں انہوں نے كہا تھا:

(نعمت البدعة هذه) یہ طریقہ اچھا ہے. اسے بخاری نے تعلیقا بیان كیا ہے، دیكھیں: صحیح بخاری شریف (2 / 252) حدیث نمبر (2010) دیكھیں: فتح الباری (4 / 294).

جشن میلاد منانے والوں كا یہ بھی كہنا ہے كہ:

كچھ ایسی نئی اشیاء ایجاد كی گئی جن كا سلف نے انكار نہیں كیا تھا: مثلا قرآن مجید كو ایك كتاب میں جمع كرنا، اور حدیث شریف كی تحریر و تدوین.

اس كا جواب یہ ہے كہ:

ان امور كی شریعت مطہرہ میں اصل ملتی ہے، لہذا یہ كوئی بدعت نہیں بنتے.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ كا قول " یہ طریقہ اچھا ہے" ان كی اس سے مراد لغوی بدعت تھی نہ كہ شرعی، لہذا جس كی شریعت میں اصل ملتی ہو تو اس كی طرف رجوع كیا جائے گا.

جب كہا جائے كہ: یہ بدعت ہے تو یہ لغت كے اعتبار سے بدعت ہو گی نہ كہ شریعت كے اعتبار سے، كیونكہ شریعت میں بدعت اسے كہا جاتا ہے جس كی شریعت میں كوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو جس كی طرف رجوع كیا جا سكے.

اور قرآن مجید كو ایك كتاب میں جمع كرنے كی شریعت میں دلیل ملتی ہے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید لكھنے كا حكم دیا كرتے تھے، لیكن قرآن جدا جدا اور متفرق طور پر لكھا ہوا تھا، تو صحابہ كرام نے اس كی حفاظت كے لیے ایك كتاب میں جمع كر دیا.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ كو چند راتیں تراویح كی نماز پڑھائی تھی، اور پھر اس ڈر اور خدشہ سے چھوڑ دی كے كہیں ان پر فرض نہ كر دی جائے، اور صحابہ كرام نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی زندگی میں علیحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر ادا كرتے رہے، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی وفات كے بعد بھی اسی طرح ادا كرتے رہے، یہاں تك كہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایك امام كے پیچھے جمع كر دیا، جس طرح وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم كے پیچھے تھے، اور یہ كوئی دین میں بدعت نہیں ہے.

اور حدیث لكھنے كی بھی شریعت میں دلیل اور اصل ملتی ہے، نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے كچھ احادیث بعض

صحابہ کرام کو ان کے مطالبہ پر لکھنے کا حکم دیا تھا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں احادیث عمومی طور پر اس خدشہ کے پیش نظر ممنوع تھیں کہ کہیں قرآن مجید میں وہ کچھ نہ مل جائے جو قرآن مجید کا حصہ نہیں، لہذا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ ممانعت جاتی رہی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل قرآن مجید مکمل ہو گیا اور لکھ لیا گیا تھا، اور اسے احاطہ تحریر اور ضبط میں لایا جا چکا تھا.

تو اس کے بعد مسلمانوں نے سنت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے احادیث کی تدوین کی اور اسے لکھ لیا، اللہ تعالی انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ضائع ہونے اور کھیلنے والوں کے کھیل اور عبث کام سے محفوظ کیا.

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

تمہارے خیال اور گمان کے مطابق اس شکریہ کی ادائیگی میں تاخیر کیوں کی گئی، اور اسے پہلے جو افضل ادوار کہلاتے ہیں، یعنی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور تبع تابعین کے دور میں کیوں نہ کیا گیا، حالانکہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ اور شدید محبت رکھتے تھے، اور خیر و بھلائی کے کاموں اور شکر ادا کرنے میں ان کی حرص زیادہ تھی، تو کیا جشن میلاد کی بدعت ایجاد کرنے والے ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے والے تھے؟ حاشا و کلا ایسا نہیں ہو سکتا.

6 ـ اور بعض اوقات وہ یہ کہتے ہیں کہ : جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر کرتا ہے، اور یہ اس محبت کے مظاہر میں سے ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اظہار کرنا مشروع اور جائز ہے !

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ:

بلاشك و شبہ ہر مسلمان شخص پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب ہے، اور یہ محبت اپنی جان، مال اور اولاد اور والد اور سب لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیےـ میرے ماں باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ـ لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ ہم ایسی بدعات ایجاد کر لیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مشروع بھی نہ کی ہوں.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو یہ تقاضا کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور ان کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کیا جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مظاہر میں سے سب عظیم ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا، کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے.

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی سنت کا احیاء کیا جائے، اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھام کر اس پر عمل پیرا ہوا جائے، اور افعال و اقوال میں سے جو کچھ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہو اس سے اجتناب کرتے ہوئے اس سے بچا جائے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ جو کام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے وہ قابل مذمت بدعت اور ظاہری معصیت و گناہ کا کام ہے، اور جشن آمد رسول یا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے.

چاہے نیت کتنی بھی اچھی ہو اس سے دین اسلام میں بدعات کی ایجاد جائز نہیں ہو جاتی، کیونکہ دین اسلام دو اصلوں پر مبنی ہے اور اس کی اساس دو چیزوں پر قائم ہے: اور وہ اصول اخلاص اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

{سنو! جو بھی اپنے آپ کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کے سامنے جھکا دے بلا شبہ اسے اس کا رب پورا پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، اور نہ ہی غم اور اداسی} البقرة (112).

تو اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ تعالی کے لیے اخلاص ہے، اور احسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور سنت پر عمل کرنے کا نام ہے.

7 ـ ان کے شبہات میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء اور اس جشن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی پر ابھارنا ہے !

اس کے جواب میں ہم ان سے یہ کہیں گے کہ:

مسلمان شخص سے مطلوب تو یہ ہے کہ وہ سارا سال اور ساری زندگی ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرتا رہے، اور یہ بھی مطلوب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ہر وقت اور ہر کام میں کرے.

اب اس کے لیے بغیر کسی دلیل کے کسی دن کی تخصیص کرنا بدعت شمار ہو گی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور ہر بدعت گمراہی ہے "

اسے احمد نے (4 / 164) اور ترمذی نے حدیث نمبر (2676) میں روایت کیا ہے.

اور پھر بدعت کا ثمر اور نتیجہ شر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کے سوا کچھ نہیں ہوتا.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ساری اقسام و انواع اور اشکال و صورتیں بدعت منکرہ ہیں مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس بدعت سے بھی باز رہیں اور اس کے علاوہ دوسری بدعات سے بھی اجتناب کریں، اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احیاء کریں اور سنت کی پیروی کرتے رہیں، اور اس بدعت کی ترویج اور اس کا دفاع کرنے والوں سے دھوکہ نہ کھائیں، کیونکہ اس قسم کے لوگ سنت کے احیاء کی بجائے بدعات کے احیاء کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں، بلکہ اس طرح کے لوگ تو ہو سکتا ہے سنت کا بالکل اہتمام کرتے ہی نہیں.

لہذا جس شخص کی حالت یہ ہو جائے تو اس کی تقلید اور اقتدا کرنی اور بات ماننی جائز نہیں ہے، اگرچہ اس طرح کے لوگوں کی کثرت ہی کیوں نہ ہو، بلکہ بات تو اس کی تسلیم جائے گی اور اقتدا اس کی کرنی چاہیے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہو اور سلف صالحین کے نہج اور طریقہ پر چلنے والا ہو، اگرچہ ان کی تعداد بہت قیل ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حق کی پہچان آدمیوں کے ساتھ نہیں ہوتی، بلکہ آدمی کی پہچان حق سے ہوتی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ تم میں سے جو زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت زیادہ اختلافات کا مشاہدہ کرے گا، لہذا تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ کی پیروی اور اتباع کرنا، اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اور نئے نئے کاموں سے اجتناب کرنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے"

دیکھیں: مسند احمد (4 / 126) سنن ترمذی حدیث نمبر (2676).

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ اختلاف کے وقت ہم کسی کی اقتدا کریں، اور اسی طرح یہ بھی بیان کیا کہ جو قول اور فعل بھی سنت کے مخالف ہو وہ بدعت ہے، اور ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے.

اور جب ہم جشن میلاد النبی کو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہیں، تو ہمیں اس کی نہ تو کوئی دلیل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتی ہے اور نہ خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ میں، تو پھر یہ کام نئی ایجاد اور گمراہ بدعات میں سے ہے.

اور اس حدیث میں پائے جانے والے اصول کی دلیل کتاب اللہ میں بھی پائی جاتی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

{اور اگر تم کسی چیز میں اختلاف کر بیٹھو تو اسے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت بہتر اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے} النساء (59).

اللہ تعالی کی طرف لوٹانا یہ ہے کہ کتاب اللہ کی طرف رجوع کیا جائے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانے کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسے سنت پر پیش کیا جائے.

تو اس طر تنازع اور اختلاف کے وقت کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا، لھذا کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ میں جشن میلاد النبی کی مشروعیت کہاں ملتی ہے، اور اس کی دلیل کہاں ہے؟

لہذا جو بھی اس فعل کا مرتکب ہو رہا ہے یا وہ اسے اچھا سمجھتا ہے اسے اللہ تعالی کے ہاں اس کے ساتھ ساتھ دوسری بدعات سے بھی توبہ کرنی چاہیے، اور حق کا اعلان کرنے والے مومن کی شان بھی یہی ہے، لیکن جو شخص متکبر ہو اور دلیل مل جانے کے بعد اس کی مخالفت کرے اس کا حساب اللہ تعالی کے سپرد.

اس سلسلہ میں اتنا ہی کافی ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں روز قیامت تك کتاب و سنت پر عمل کرنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق بخشے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اوران کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: کتاب حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الاجلال و الاخلال صفحہ نمبر (139).

الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان، ممبر کبار علماء کرام کمیٹی سعودی عرب.